



## سوال

(33) حدیثِ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان :

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زاد المعاد میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے مطلقہ ثلاثہ کے سبکی اور زمان و نفقہ کے متعلق جو بحث کی ہے، اس میں مطعن ثانی کے جواب میں جو یہ عبارت ہے: "وقد أنکر الإمام أحمد هذا عن قول عمر، وجعل یتسم، ویقول: آیین فی کتاب اللہ یجاب السبکی والنفقۃ للمطلقۃ ثلاثاً۔۔۔" [1] اس عبارت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استدلال کا انکار مذکور ہے یا آپ سے ثبوت روایت کا انکار ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عبارت میں محل انکار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال ہے۔ یہ نہیں کہ روایت، جس کے متعلق مصنف علامہ بحث کر رہے ہیں، اس کا ثبوت حضرت عمر سے نہیں۔ اس کی وجوہات حسب ذیل ہیں:

۱۔ اس عبارت کے آگے یہ عبارت ہے: "وأُنکرته قبلہ الفقیہ الفاضلۃ فاطمہ"۔ ظاہر ہے کہ "ہذا" کا مشار الیہ اور "أُنکرته" میں ضمیر مفعول کا مرجع ایک ہی ہے اور بادئی تامل معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا انکار نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ صحابیہ ہے اور صاحبہ قصہ ہے اور اسی کے ساتھ اس امر میں نزاع ہوا، بلکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استدلال کا انکار کرتی ہیں۔ پس "ہذا" کا مشار الیہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال ہے۔

۲۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے مطاعن حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہ کی چار قسمیں کر کے ہر ایک کے جواب کے متعلق علیحدہ فصل قائم کی ہے۔ یہ عبارت زیر بحث دوسری قسم یعنی مخالفت قرآن میں ذکر کی ہے اور چوتھی قسم میں روایت مرفوعہ اور زیادت "سنۃ نبینا" کے متعلق ہے۔ پس اس قسم کے لحاظ سے عبارت زیر بحث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استدلال قرآنی کا ذکر ہے نہ کہ زیادت "سنۃ نبینا" کا بیان، بلکہ اس کے لیے علیحدہ چوتھی قسم میں بحث کی ہے۔

ابراہیم سیالکوٹی

الجواب صحیح۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ایسی صاف عبارت کے مطلب میں بھی اختلاف ہوتا ہے، خصوصاً ایسے علما کا جنہوں نے تعلیم و تعلیم و دیگر علمی امور میں اپنی عمریں صرف کر دیں۔ محمد عبد اللہ (غازی پوری)



أصاب من جاب - عبد المنان وزیر آبادی عبد الجبار عمر پوری، کان اللہ، مقيم دہلی لشن کج

صح الجواب - شبلی نعمانی لکھنؤ

خاکسار کے نزدیک جواب صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔ عبد الاحد خان پوری، عفی عنہ۔

هذا هو الصواب - شیر علی (مدرس اعلیٰ ندوہ)

يظهر جلياً أن إنكار أحدنا ما يتعلق بالمخالفة بين الكتاب والسنة، كما زعمها أمير المؤمنين، وقد أنكرت تلك المخالفة قبل أحد فاطمة أما استدلال عمر فلم يسبق له في الفصل ذكر حتى يشار إليه بهذا، نعم إنكار المخالفة يرايد إنكار استدلال عمر، وهذا ما قلنا إنما هو بحيث اللفظ وما يدل عليه سياق العبارة، أما إنكار الرواية فلا دلالة عليه وليس إليه سبيل - السيد سليمان (المعلم في دار العلوم لکھنؤ)

هذا هو الشبيه بالصواب - سيد علي الزينبي (المعلم في دار العلوم لکھنؤ)

هذا الجواب حق، واللہ أعلم بالصواب - أبو العمد محمد شبلی (مدرس في دار العلوم ندوة العلماء) محمد أبو القاسم بنارسی - [2]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 94

محدث فتویٰ

[1] زاد المعاد (۳۷۷/۵)

[2] ہفت روزہ "الجمہیت" امرتسر (۲۷ ذوالحجہ ۱۳۲۸ھ)